Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.B.71.

16 B 71

جم کبیر دگپال جہاں تے
تمہرو منتر بھبیکھن مانا
پربھو مندرکا لین مکھ ماہین
رام دوارے تم رکھوارے
آپن تیج سمہارو آپے
ناسے روگ ہرے سب پیرا
سب پر رام راج سرتاجا
چارو جگ پرتاپ تمھارا
اشٹ سدھ نونِدھ کے داتا
تمھرے بھجن رام کو پاوے
اور دیوتا چیت نہین دھرئے
جے جے جے ہنومان گسائین
جو یہ پڑھے ہنومان چالیسا

کپ کو بدھ کہہ سکے کہان لے
لنکیشر بھیے سب جگ جانا
جلدھ نانگھ گئے اچرج ناہین
ہوت نہ آگیا بن پیسارے
تینون لوک ہانک تے کاپے
جیت تر نتر بھوت بیرا
تنکے کاج سبے تم ساجا
ہے پرسدھ جگت اجیارا
اس بر دین جانکی ماتا
جنم جنم کے دکھ بسراوے
ہنومت سے سرب سکھ کرئے
کرپا کرو دلو کے نایین
ہوے سدھ ساکھی گوریا
پون تنے سنکٹ ہرن منگل مورت روپ

تم اُپکار سُگریون کو کینھا
جگ سہسر جوجن جاپ بھانو
دُرلبھ کام جگت کے جیتے
سب سکھ لہین تمھاری سرنا
بھوت پشاچ نکٹ نہین آوے
سنکٹ سے ہنومان چھُڑاوے
اور منورتھ جو کوئی لاوے
رام پیارے سیا دُلارے
رام رسائن تمھرے پاسا
انت کال رگھوپت پُر جائے
سنکٹ ہرے مٹے سب پیرا
یہ سب بار پاٹ کرے سوئی
تلسی داس سدا ہر چیرا
رام لکھن سیتا سہت ہردے بسو سُر بھوپ

رام بلاے راج پد دینھا
لیلا تاہ مدھر پھل جانو
سوگم انگرہ تمھرے تے تے
تم رچھک کاہی کو ڈرنا
مہابیر جب نام سناوے
من بچ کرم دھیان جو لاوے
تن اکچھت جیون پھل پاوے
سادھ سنت کے تم رکھوارے
سدا رہو تم رگھبر کے داسا
جہاں جنمے ہر بھگت کہائے
جو سمرے انجن سُت بیرا
چھوٹے بندھ مہا سکھ ہوئی
کیجے داس ہردے مین ڈیرا

اتی شری ہنومان چالیسی شری گسائین تلسی داس کرت سمپورنگ

مطبوعہ مطبع منشی نول کشور مقام لکھنو
ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء

INDIAN INSTITUTE

ہنومان چالیسی بھاکھا

سری گنیش آینمہ

دوہا

سری گرچرن سروج رج نج من مکر سدھار
برنون رگھبر بمل جس جو دایک پھل چار
بدھ ہین تن جانکے سمروں پون کمار
بل بدھ بدیا دیہو موہ ہرو کلیس بکار

جے ہنومان گیان گن ساگر
جے کپیش تہیون لوگ اجاگر
رام دوت اتلت بل دھامان
انجن پتر پون سُت ناما

مہابلی بکرم بجرنگی
کمت نوار سمت کے سنگی
کنچن برن براج سوبیسا
کانن کنڈل کنچت کیسا

ہاتھ بجر او دھجا براجے
کاندھے مونج جنیو راجے
شنکر سوان کیسری نندن
تیج پرتاپ مہاجگ بندن

بدیاوان گونی ات چاتر
رام کاج کرنے کو آتر
پربھو چرتر سنبکو رسیا
رام لکھن سیتا من بسیا

سُچھم روپ سیہ دکھراوا
بکٹ روپ دھر لنک جراوا
بھیم روپ دھر اسر سنگھارے
رامچندر کے کاج سنوارے

لائے سجیون لکھن جیائے
شری رگھونایک کنٹھ لگائے
رگھبر کینھین بہت بڑائی
کہے بھرت سم تم پریا بھائی

سہس بدن تمہرو جس گاوے
اس کہہ شری پت ہرد لگاوے
سنکادک برہما دہیسا
نارد شارد سنت منیسا

قطعۂ تاریخ تصنیف لالہ جوگل کشور صاحب متخلص بہ ظہور داماد جناب راجہ جیا لال صاحب بہادر

یہ تھا سنسکرت اب اردو زبان
کیا ہے خدا بخش نے خوش بیان
لکھی اسکی تاریخ میں نے ظہور
نیا کیا بنا خوب سورج پران
[illegible] ہجری

قطعۂ تاریخ تصنیف لالہ رگھبر دیال خلف منشی کاشی رام صاحب

طالع غریب کا ہے تابان فتح یاور
سورج پران لکھا از نو بانمیز خو
پیر خرد سے میں نے تاریخ اسکی پوچھی
بولا ملک فلک سے کیا خوب پاک بہتر
۱۲۸۱ھ

قطعۂ تاریخ تصنیف لالہ ٹھاکر پرساد خلف لالہ راجہ رام صاحب ساکن پورے نولہ

سورج پران خوب خدا بخش نے کہا
نور بصر ولایہ کلام غریب ہے
لکھا فدا نے مصرع تاریخ عیسوی
خورشید تابناک معانی عجیب ہے
۱۸۶۵ع

قطعۂ تاریخ تصنیف کنور انبہ سہاے صاحب متخلص بہ عبور خلف جناب راجہ جیا لال صاحب بہادر

لکھا جب مصنف نے کی خاتمہ
ہوا حال سورج کا دلپر عیان
جو کی فکر تاریخ میں نے عبور
تو پیر خرد نے کیا یون بیان
لکھا اب سال سمبت کا از رہ کدر
کیا نظم دلکش یہ سورج پران
۱۹۲۱

تاریخ فارسی تصنیف جناب منشی رام دیال صاحب متخلص بہ ناظم برادر منشی [illegible] لال

این کتاب چو بہ بصد رونق کلام
یافت چون اتمام ز فرخندہ آن
آفتاب از سر منور کرد سال
پاک زیبا نسخہ سورج پران
۱۲۸۱ھ

تاریخ فارسی تصنیف جناب راجہ جیا لال صاحب بہادر متخلص بہ گلشن

اردو زبان نمود بیان شاعر غریب
سورج پران کہ ہند بیست مشہور
گلشن ز سال سمبتش از پیر عقل جست
ہاتف ز غیب گفت کہ آب ریاض خوش
۱۹۲۲

قطعۂ تاریخ تصنیف منشی شنکر دیال صاحب فرحت

منشی خدا بخش فصیح البیان
قدر شناس سخن نکتہ دان
حلم و مروت کی زبس جمع ہے
خلق و عطا خلق کو معلوم ہے
نظم کیا جب سری سورج کا ذکر
مجکو ہوئی اک پئے تاریخ فکر
دل نے کیا از سر جودت بیان
خوب چھپا نسخہ سورج پران
۱۸۶۵

قطعۂ تاریخ تصنیف لالہ رجن لال صاحب متخلص بہ نظم شاگرد منشی منڈیو لال صاحب بصنعت مصنف باحروف مہملہ

اہل علم و ماہ مطالع مہر و ماہ و امم
سہل کردہ در کلام و لا کارہ محال
ہدہ را رہ کردہ روا آوردہ ام در مراد
ماہر اسرار کامل مطلع مہر کمال
۱۲۸۲ھ

قطعۂ تاریخ تصنیف میر یار علی صاحب متخلص بہ جان صاحب

تاریخ جان عالم کی پر تاب بھی
سورج پران نظم ہو شاعر غریب سے
۱۲۸۲ھ
تاریخ پیدا انکے کلام سے ہوئی
ملتے ہیں ایسے مادہ اچھے نصیب سے

تمام شد

کرے جو کوئی برت اسطور پر	بیان کر گیا ہون مین جسطور پر	ہمیشہ رہے وہ بشر شادمان	کسی کا نہ محتاج ہوگا یہان
سنا مات گوری نے جب یہ حال	زبانسے مہادیو کی یکمال	مہری رہے اُنکا بڑھا اعتقاد	لگین کرنے پوجا ہوئین بہت شاد
	مناسب بشر کو یہی ہے بیان	کہ پوجا سے انکو رکھے شادمان	

خاتمہ کتھا

تر و تازہ ہوا زبان قلم	کتھا ہو چکی سب یہ اردو رقم	برآئے دل زار کا مدعا	کرم کر ہمری بجان مجھپر ذرا
معطل ہوا ہاکار ہو جاوین مین	غم مفلسی سے امان پاوین مین	رہے اس سخن کو مرے روشنی	نہو مثل حسن بتان کے کی
پڑھے اس کتھا کو جو با اعتقاد	رہے عمر و دولت سے دنیا مین شاد	اب اہل سخن سے یہی ہے کلام	پڑھیں یا سنیں اس کتھا کو تمام
	تکلف کا اسمین نہین ہے مقام	دعا سے کرین وہ مجھے شاد کام	

قطعہ تاریخ فارسی طبع زاد مولف کتاب مسمی بہ منشی تاج بہادر عرف لالہ خدا بخش متخلص بہ غریب خلف عالم چند عرف لالہ حسین بخش ابن اجودھیا پرساد بن دیبی پرساد قوم کایتھ متوطن دہلی حال ساکن لکھنؤ محلہ تنبا کو منڈی

ز فضل خداوند فیض ظہور	کتھا خوب شد نظم سورج پران	بگو مصرعہ سال فصلی غریب	کہ ماند ز تو این نشان در زمان ۱۲۷۹ ف

مہاتم گیارھوان بیچ بیان ترکیب رکھنے برت اور کھانے چیز مقرری ہر ماہ مین بروز برت

سنین جو دل لگا کر کے ارباب بیزا
ابھی ایک باقی رہی بات اور
کرے ماہ اگھن سے اسکا ابھار
رہے رات باقی گھڑی چار جب
دم صبح اتوار کو بعد ازان
چڑھاوے ہتھی سے انھین پھر جل
فراغت ہو دھوتی بدلکر کے تب
سری بھان کی پھر کرے دلسے یاد
نہ ہووے کبھی دل مین کھانیکو راہ
نہ تب تک کہ ہین چاہیے یہ تمیز
کرے نوش اس چیز کو شوق سے
کرے برت اسطرح سے پوس کے
پڑے برت پھاگن مین جسدم اگر
پڑے برت بیساکھ کے درمیان
اساڑھ آئے جسدم گر جگر بہیان
مگر برت بھادون مین جب آپڑے
ادھر آئے کاتک کی جسدم بہار
یہ تل وہ نہین جو کہ پل ہی پل

حکایت رقم ہوتی ہے گیارھوین
مگر تم سنو اور سمجھو بغور
سری بھان کے نام پر ہوشیار
فراغت کرے پایخانے سے تب
کرے غسل ممکن ہو جسکو جہان
پھرے گرد انکے وہین برمحل
کرے ہوم کا پھر وہ سامان سب
طلب جو کرے وہ ہی پاوے مراد
اگر ہو سکے برت کے دن نباہ
مقرر ہی ہر ماہ مین ایک چیز
نہ اسکے سوا کھائے کچھ وقت سے
کہ وہ تین پل کھائے کا گھی سے
رہے تین پل دودھ کو نوش کر
تو گوبر کرے تین پل نوشجان
کرے تین مرچون سے وہ امتحان
گئو متر وہ تین انجل پیے
کرے تین پل کھیر کھا کر ادھار
یہ ہندیہ مین ہی تین ماشہ کا پل

بیان ہو چکا روپ کا جب تمام
کرے پاٹھ کا جو بشر اعتقاد
سنیچر کی شب کو کرے وہ یہ کام
کرے منہ کو منجن سے اپنے صفا
کہ اتنے مین وہ آفتاب جہان
غرض پھر چکے جبکہ وہ سات بار
برہمن بلا کر کتھا کو سنے
مگر ایک تدبیر کہتا ہون در
مگر چند چیزین مقرر ہین جو
ملے جبکہ پوجا سے فرصت اسے
رہے برت اگھن مین وہ مہ لقا
کرے ماگھ مین برت جسدم بشر
سنیچر چیت مین پھر وہ فرخ سیر
رہے جیٹھ مین یہ سے یادگر
مہینے مین ساون کے وہ سیمبر
ولیکن کرے کنوار مین یہ خطر
مگر شرط یہ بھی رکھے یاد کر
اسیکے مطابق کرے نوشجان

کیا شیو نے گوری سے یہ کلام
وہ رکھے مری بات یہ دل مین یاد
کہ تھوڑا سا اس روز کھاوے طعام
کہ ہو آئنہ دل کا جلوہ نما
دکھا دینگے جلوہ سر آسمان
تو بھیگے ہوئے کپڑے ڈالے اتار
جلا آگ اور ہوم کو پھر کرے
اگر ہو سکے تو کرے وہ بغور
کرے نوش اس شی کو مرد نکو
تو اس بات کو یاد دل مین رکھے
فقط تین دل پتر تلسی کے کھا
رہے تین مٹھی وہ تل چاب کر
کرے تین پل کھا دہی کو گذر
تو پانی پیے تین چلو مین بھر
کرے تین پل کھا شکر کو گذر
پھلی تین کیلے کی کھا کر بسر
کرے برت اسکا جو عالی گہر
جہان مین ہمیشہ رہے شادمان

مگر ایک ہو خرخشہ یہ وہان
کہ سننے سے جسکے مخوف ہو جہان

گذر جائیگا جبکہ کرجگ تمام
مصیبت سے ہوگا رہا یکا کام

کریگا وہان پاپ پیدا وہ راہ
کہ جسکے سبب ہوگی خلق تباہ

پریشانی اپنا دکھائیگی رنگ
زمانے کا ہو جائیگا اور ڈھنگ

مصیبت سے تنگ آئیگا جب جہان
تب اوتار ہوگا کلنکی وہان

غرض جبکہ ہوویگا اوسکا ظہور
پریشانی خلق تب ہوگی دور

آگے کرون کیا مین اسکا بیان
کہ ہو حال سارا جہانپہ عیان

مناسب ہی ہر شخص کو ہر زمان
رکھے دھیان سورج کا دل مین عیان

انھین حال سے پوجے بصد اعتقاد
رہی مال و دولت دنیا مین شاد

مہاتم دسلوان بیچ بیان سروپ سورج نراین اور طلوع ہونا انکا بارہ راس مین بارہ نام سے

سری بھان جی کیجے کرم
کہ تا باب خہوان ہو زیب قلم

حکایت نوین جب ہوئی اختتام
کہا شیو سے گوری نے با اکرام

کتھا آپنے سب سنائی مجھے
مگر اور یاد ایک آئی مجھے

کیا آپ نے حال سارا بیان
سری بھان کے روپکا دو نشان

کہا شیو نے بہتر ہی یہ بھی سنو
کہ جس سے مٹے سوچ سنتو کہو

کرون حلقہ خاص کا کیا بیان
جہانتک کہ ہی روشنی جہان

کیا عقل و دانش نے جسدم شمار
چہل ہشت وہ کوس آیا ہزار

یوہین حلقہ چشم کا ہی بیان
ہوئے دس ہزار اپنی گنتی مین

سحر کو وہ ہوتین برہما کا روپ
ستیش دوپہر بشن کا ہی سروپ

سر شام ہی جسم انکا تمام
ہمارے برابر سن آئیگا نام
یعنے مثل مہادیو جی ۱۲

کیا بید مین جو ہی انکا بیان
وہ بارہ طرح سے عیان ہی نشان

رکھین ہر مہینہ کا روپ ماگہ مین
مگر راس مین دشٹے اپنی چھہر

کرون ماہ پھاگن کا اب مین بیان
سویہ نام سے کمبھ پر ہون عیان

سری رب ہون جب چیت کے درمیان
نکل کر کرین مین کو شادمان

بر آمد ہون بیساکھ مین بھان جی
کرین اسکو میکھ کے وہ خوشی

مہینا ہوا آغاز جب جیٹھ کا
تو ہوون برکھ پر اندر جلوہ نما

کر جبکہ اساڑھ آئے جسدم یہان
سری ارب متھن پہ ہون جلوہ کنان

کرین ماہ ساون مین اپنا گذر
کرک راس مین ہووے گپت انکا

مہینے مین بھادون کے کر آل جم
رکھین سنگھ کے راس پر وہ قدم

سیش کنوار مین جبکہ ہون جلوہ گر
کرین کنیا راس مین وہ نظر

کرین بھان یہ سوبرن کو جب ختم
تو ہو نام اقدس قلم سے رقم

تلا راس مین ماہ کاتک مین کبا
کرین نام مشہور ہون جلوہ گر

مہینے مین اگہن کے متر نام
رہین راس بچھیک سے شاد کام

سوئے پوس مین ہون جبکہ وہ تیز گام
کرین راس دھن پر وہ اپنا مقام

یہی بید کے رو سے کہتے ہین نام
سناتق ہے مشہور ہی بشن نام

غرض ہو جب آغاز ہندیکا ماہ
نئی طرح سے طے وہ کرتے ہین راہ

پھر اس شہر میں جا کرم کیجیے
رعایا کو غم سے چھڑا دیجیے
مقرر ملیگی تمھاری مراد
مگر کیجیے پہلے جا انکو شاد

سُنے جب سری بھان نے یہ کلام
تو نارد ہوئے اسطرف تیز گام
یہاں تک چلے تیز رو نیم جان
کہ جا بارھوین نور پہونچے وہان

غرض جب ہوا یہ وہان جلوہ گر
تو حاضر ہوئے سب وہ خستہ جگر
دعا تب انھوں نے یہ مانگی وہان
کہ اے آفرینندۂ دو جہان

یہانکی رعایا کا غم دور ہو
بدن ان سبھونکا بدستور ہو

ادھر کو ہوئی وہ دعا مستجاب
چلے وانسے نارد ادھر کو شتاب
سری بھان کے پاس موجود ہو
کہا اب مہاراج کرپا کرو

عنایت ہوا انکو نور آفتاب
مرض ہو گیا دور مثل حجاب
غرض جو پرستش کرے بھانکی
کسی چیز کی ہو نہ اسکو کمی

چھاتم نوان بیچ بیان حال سمت دکھن میں ظہور ہونے کلنگی اوتار کے

حکایت نوین کا کروں میں ظہور
کہ سُنتے سے سب پاپ ہو جائیں دور
سنا جبکہ گوری نے یہ ماجرا
کہا گر کرم کیجیے کچھ ذرا

دکھن سے بھی مجھکو نشان کیجیے
مرے دلکو پر نور ہان کیجیے
کہا شیو نے اے مونس غمگسار
ہمیشہ مرا دل ہے تم پر نثار

جہاں میں جو سارا وہ بہت خوب ہے
سنو ہمسے تمکو جو مرغوب ہے
انوپا نگر اک بسا ہے وہان
مجسم صفت دھرم کا ہے بیان

وہانکا ہوا راجہ ہی فرخ سیر
کریم و رحیم اور اہل ہنر
شب و روز ہو جاپ سے اسکو ہے کام
عقیل و ہنرمند جرمل ہے نام

سری بھان کا بھگت وہ ایک ہے
سخاوت میں یکتا بڑا نیک ہے
رعیت وہانکی ہے جو خاص و عام
دل و جان سے رہتی ہے خرم تمام

ہوئے تب مہادیو جی مہربان
کہا اسطرح سے ہی اسکا بیان

وہان دھرم اور نیم کا نہی ہو
جسے دیکھکر پاپ ہوجائین دور

اسے دھرم سے کام رہتا ہمیش
اسے لوگ کہتے ہین روپ مہیش

قریب نگر اک وہان ہی پہاڑ
چمکتا ہی جسطرح شیشے کا جھاڑ

اسی پر سری بھان ہو مہربان
بسر رات کرتے ہین اپنی وہان

یہی نیم ہی روز اس شاہ کا
سحر کو ہی منہ مہر کا دیکھتا

نگر ایک پورب مین آباد ہی
سری پور کے نام سے یاد ہی

وہانکا جو راجہ ہی ذی اقتدار
عقیل و سخن سنج عالی وقار

سری بھان کا ہی اسے اعتقاد
اسی وجہ سے ہی جہان مین وہ شاد

نظر وان ٹھہرتی نہین زینہار
بلندی مین ہی کوس وہ اک ہزار

سبب یہ کہ وہ شاہ عالی نژاد
سری رب سے رکھتا ہی الفت زیاد

غرض ہی سری رب سے الفت اسے
اسی سے نکلتے ہین اس سمت سے

تھا قسم آٹھوان کوڑھی ہوجانا رعایا بسال نگر کا سراپ رد جی سے اور اچھا ہونا انکا کرپا سورج سے

حکایت ہوئی ختم اب ساتوین
روایت کرو مین قسم آٹھوین

ہوا حال پورب سے دل شادمان
کرو حال اُتر کا بھی کچھ بیان

بسا اسطرف ایک اچھا نگر
بسال اسکو کہتے ہین سب بیشتر

وہانکا جو راجہ ہی فرخ خصال
بیان کیا کرون اسکا جاہ و جلال

قریب نگر ایک پربت ہی وان
بلندی مین ہی ہمسر آسمان

ہمیشہ سے تاریک ہی وہ نگر
سری بھان کا وان نہین ہی گذر

رعایا کے دلمین بھرا تھا جو پاپ
زبانسے دیا ان سبھونکو سراپ

گئے پھر جو نارد سری رد کے پاس
کیا جا کے یہ حال سب التماس

کہا انسے کیوں بھول اتر پڑے
کہ ان پاپیونپر یہ پتھر پڑے

یہ بولے کہ تدبیر تو کچھ نہین
زبانسے وہان کہدیا تھا یونہین

پریشان ہوے دیکھکر یہ حال
کہا کیا ہوا یہ مرے ذوالجلال

بتائین کوئی مجھکو تدبیر آپ
کہ جس سے مرا دور ہووے یہ پاپ

ہوئین مات گوری یہ سنکے شاد
کہا اے مہاراج عالی نژاد

سنا جب مہادیو نے یہ بیان
کہا راز کرتا ہون انکا عیان

سراپا وہان پاپ ہی جلوہ گر
کسیکو نہین نیک و بد کی خبر

مدن سے کرے ضم جو گوپال کو
تو ظاہر جہان مین ہو نام نکو

وہ پربت ہی یا ایک مستون ہی
نگر چار سو کوس کا طول ہی

ہوا ایکدن ماجرا یہ وہان
کہ نارد ادھر جا پڑے ناگہان

نمایان ہوا طور بے طور کا
سبھونکو ہوا کوڑہ کا عارضا

یہ سنتے ہی دلمین ہوئے وہ ملول
کہا تمکو اس سے ہوا کیا حصول

بتاؤ کہ تدبیر اسکی ہی کیا
کہ ہو دور جس سے مرض کوڑہ کا

ہوئی تھی نہین بات یہ اختتام
ہوا جسم نارد کا اجلا تمام

وہ باکر سے کی عرض اے نیکنام
بدن ہو مرا صاف کیونکر تمام

وہ بولے کہ تمتو بہت دور ہو
صفائی بدن کی جو منظور ہو

برہمن کی ہے قوم وہ تاجور — سراپا عقیل اور صاحب ہنر
نہین ظلم اور پاپ کا وان نام — رکھین دھرم اور نیم سے لوگ کام
وہان ایک دریا ہے ایسا روان — طراوت دہ جان و جانیان
طلائی بنے گھاٹ اسکے تمام — جڑے لعل و گوہر مرصع کا کام
نکلتا ہے دریا سے ان اک ستون — بلندی کا اسکے بیان کیا کرون
قمر اسکے خاطر زمین بوس ہے — بلندی مین وہ چار سو کوس ہے
سحر سے وہ تا دوپہر دلفروز — بلندی پکڑتا ہے مانند روز
اسے دوپہر کو یہ رہتا ہے کام — سری بھان کے رتھ کو لیتا ہے تھام
اسی پر اتر آفتاب جہان — کیا کرتے ہین سورج جی وہان
فقط چند دم کی ہے فرصت انھین — زیادہ نہین اس سے مہلت انھین
سپہ پیش انسے وہ سوکے راہ سفر — روانہ ہوا کرتے ہین بیشتر
ستون وہ کہ جسکا کیا ہے بیان — زمین پر فلک سے اترتا ہے وان
ابھرتا ہے جسطرح سے وہ تمام — کمی وانسے کرتا ہے پھر تا بشام
غرض شام ہو جبکہ دو نگے بیچ — ستون چھپتا ہے آ جیتے انکے بیچ
کہانتک کرون مین بیان طول ہے — ستون لکا یہی روز معمول ہے
مہاتم ہے اس شہر کا اب یہی — کہ سب پوجتے ہین وہ شہر وہی
نہاتے ہین تیرتھ اسے جانکر — بشر کیا وہان دیوتا آن کر

مہاتم ساتوان بیچ بیان نکلنے سری سورج کے سمت پورب سے

حکایت کرون ساتوین اب رقم — کہ جسکے سنے سے مٹے درد و غم
سنی جبکہ گوری نے یہ داستان — سدا شیو جی بولے کہ اے مہربان
اچنبھا مرے دل کو ہے ایک یون — کہ پورب سے سورج نکلتے ہین کیون
جو کچھ ہے سبب وہ بتا دیجیے — یہ وسواس دل کا مٹا دیجیے

وگرنہ جو منظور ہو اب یہ نہیں
تو لاکھوں جہانوں میں ہیں مجھ سے حسین

اٹھائے جو کپڑے تھے وہ کھو دیے
عجب حالت سے وہ گھر کو راہی ہوئے

نہا دھو کے دریا سے وہ گلبدن
تکلف سے پوشاک کی زیب تن

بیان پھر وہ احوال سارا کیا
ہری رب سے درد آشکارا کیا

سہارا پ اسطرح سے دیا بھر کے دم
نشان کف پا ہوں سر تا قدم

کہا مجھسے آ کر وہ احوال غم
بیان کر چکا ہوں جو درد و الم

کروں کیا کہ جس سے یہ غم دور ہو
مٹیں داغ اور جسم پر نور ہو

کیا میں نے سورج کی جانب خطاب
کہ نارد پہ کیا آپکا ہے عتاب

ہے سنگل میں اک نازنیں مہ لقا
میری بھگت ہے اور مجھ پر فدا

نظر بد سے کی اس صنم پر نگاہ
اوسی پاپ سے ہے یہ حال تباہ

زبانی یہ سورج کے سنکے کلام
کہا میں نے نارد سے اے نیکنام

نشان قدم تن سے سب دور ہوں
نہ اب آپ غمگیں نہ رنجور ہوں

اسی نور سے یہ کیا اختیار
ہری بھجان کا روز کرنا بچار

ہوا دور غم اور خوشی ہمکنار
بدن ہو گیا صاف مثل انار

میان جہان اسکو حاصل ہے کام

کیا گوش نارد نے جب یہ کلام
تو کچھ غور کر اور لے ہر کا نام

کہا تم نے ہیں میں بھی وہاں جا پڑا
مرا چشم دیدہ ہے یہ ماجرا

کیا حسب معمول پھر رکھ یاد
ادا کر کے پوجا کو با اعتقاد

ہری بھجان نے سنکے سارے یہ حال
عبادت پہ اس ماہ کی کر خیال

اسے دیکھ کر جب میں آیا یہاں
تو نارد ہوئے سنکے اسے عیاں

دکھائے مجھے پھر نشان قدم
کہا اسکے غم سے نہیں مجھ میں دم

سنا میں نے نارد سے جسدم یہ حال
ہوئی مجھکو تشویش بیحد کمال

وہ بولے کروں حال کیا میں بیاں
خطا جو کہ اس سے ہوئی ہے عیاں

نہاتی تھی دریا میں وہ دلفروز
کہیں یہ ادھر کو گئے ایکروز

سبب کیا کہ وہ ہے ہماری عزیز
ہوا کچھ نہ نارد کو اسمیں تمیز

ہری رب کا ہے آپ پر یہ سراپ
کریں انکی پوجا دل و جان سے آپ

سنا جب یہ نارد نے مجھ سے جواب
روانہ ہوئے اپنے گھر کو شتاب

کیا چند عرصہ جو با اعتقاد
ادا پاٹ پوجا کو پائی مراد

غرض جو ہری رب کی با اعتقاد
پرستش کرے اور مانگے مراد

مرے پر رہے تا ابد نیکنام

مہاتم چھٹا بیچ بیان نکلنے ستون دریا سے ابھرنا سورج جی کا اسپر وقت دوپہر ہر روز

حکایت چھٹی کا سنو اب بیان
سداشیو بھوانی پہ ہو مہربان

نگر ایک ہے یان تہ آسمان
مکلف مصفا چو روے بتان

طلائی عمارت سے معمور ہے
سراپا ضیا خانۂ نور ہے

کہا حال سارا سنایا تمہیں
بیان دوسری بات کرتا ہوں میں

ولیکن یہاں سے بہت ہے وہ دور
زمانہ میں مشہور پیا ہی پور

وہاں کا شہنشاہ مہلدھر ہے نام
جوان و جوان بخت و ذی احتشام

سدا شیو جنھین کہتے ہین بھولے ناتھ
عجب ایکدن کی ہی یہ داستان
وہ ناتھ جو حاکم ہی عالی وقار
رعایا وہ انکی ہی سب اون مین شاد
پری رو گل اندام اور خوش ادا
بجز ذات رب کے وہ عالی نژاد
ہوا ایکدن ماجرا یہ عجیب
کہ اتنے مین نارد جی آئے وہان
چلا اور کچھ پیش آنکا وہان
اُٹھائے مرے کپڑے تمنے یہ کیون
کہون بات مین جو کہا مانو تم
وہ بولی کہ اے مرد صاحب ہنر
کہان ہو کدھر ہو کرو دل مین غور

کسی جا پہ تھے مات گوری کے ساتھ
سنو گوش دل سے کرون جو بیان
حسین ہی بہت اور بڑا دیندار
سری بھانکا ہی انھین اعتقاد
جوان تھی مگر تھی وہ ناکتخدا
نہ رکھتی کسیکا تھی کچھ اعتقاد
کہ گنگا نہانے گئی وہ غریب
اُسے دیکھکر ہوگئے بیمحابان
کہین اُسکے پوشاک کردی نہان
مناسب ہی رکھو دیجے پہننے کیون
سمجھے اپنا خاوند گر جانو تم
کیا تجکو بھی کشن نے نامور
کہ آزاد کے یہ نہین خوب طور

ہوا ذکر یوجا سری رب کا وہان
نگر سمت مغرب بہت دور ہی
پری چہرہ ہی اُسکا زمانہ مین نام
وہان ایک لڑکی تھی صاحب جمال
شب و روز کرتی تھی سوہنکا ذکر
بدل اسطرح جب وہ رکھتی تھی دھیان
کنارے پہ پوشاک اپنی اُتار
کیا جذبۂ عشق نے جو اثر
پھر یہ رونے دیکھا جو یہ ماجرا
دیا ہنسکے نارد نے اُسکو جواب
یہ پوشاک حاضر ہوے لیجے
دو عالم مین تم بھگت مشہور ہو
تمھین کام دنیا سے کیا کام ہی

لگے کہنے گورا سے ہو شاد مان
کہ سنگل سے وہ دیپ مشہور ہی
سدا اُسکو بھاتا ہی یوجا تھی کام
کسی قسم سے تھی نہ فرح حصال
نہ تھی اور کچھ اسکو دنیا کی فکر
سری بانجھی اُسپر ہو گئے مہربان
ہوئی موج دریا سے جا ہمکنار
لگا پیچ کھانے دل منتشر
خفا ہو کے بولی کہ سنیئے ذرا
کہ کیون ہی تمھین شدت اضطراب
مگر پہلے قول و قسم کیجیے
مگر دیدۂ دل سے بے نور ہو
بدی کا جہان مین بد انجام ہی

منگا کر کے سامان پوجا کا سب — کرے دھیان سورج کا پھر بادب
سنے یہ کتھا شوق دل سے تمام — کرے بیٹھ کر پھر وہ پوجا کا کام
فراغت سے پائے یہ جب انتظام — کرے بے نمک نوش اُس دن طعام
مگر دن کو اس سے فراغت کرے — سر شام سے پھر عبادت کرے
کرے جب اتوار اسطور جب — سری بھان کرپا کرین آپ تب
عیاں اُسکی آنکھوں میں ہو روشنی — جو پوجا کرے اسطرح بھانکی

مہاتم چوتھا بیچ بیان پاپ کرنے اس کتھا کو مابین سفر کے

نرنکار ہے اب یہی مدعا — کہ مقبول ہو جلد میری دعا
مہاتم چہارم کیا یوں بیان — عیاں کر گیا ہے جو راز نہان
کہ ہے مرد عاقل جو صاحب ہنر — ارادہ کرے جبکہ بہر سفر
تلاش معیشت میں جاوے کہیں — دیا ہو ضرورت سے اندوہگین
رکھے اس سخن کو زبان پر اگر — تو ہو نخل امید کا بارور
یہ لازم ہے اُسکو میان سفر — کسی جا کنارہ پہ وہ بیٹھکر
نہا کر سری بھان سے ہو وجاک — پڑھے اس کتھا کو بدل ایکبار
کرے روز یہ پاٹھ جو یاد کر — بلا شک ملے زر میان سفر
مراد اُسکی جو کچھ ہو بر آئے جلد — سفر کر کے خوش ہو کے گھر آئے جلد
تہیدست ہرگز نہووے بشر — رہے مال و دولت سے پر اُسکا گھر

مہاتم پانچوان بیچ بیان پوجا سری بھان جی اور بیان کرنے کتھا مہادیو جی کا سرگوری سے

لکھوں حال کیا ایکدم اوند جان — زمانہ کی گردش سے ہوں سرگران
کرم کر مرے حال پر اے کریم — کہ میں ہوں گنہگار تو ہے رحیم
مہاتم کروں اب بیان پانچوان — سنیں کان کھولکر سب پیر و جوان
بتاؤں میں تدبیر پوجا کی اب — نہوں جس سے اہل غرض مضطرب
سُدی سشٹمی چیت کا دن ہو جب — دیا جب یہی دن ہو کاتک کا تب
نہا کر سری بھان کی کر کے یاد — کرے پاٹھ پوجا کرے اُنکا شاد
سپس جوڑ کر ہاتھ دل کر کے شاد — طلب پھر کرے جو ہو اُسکی مراد
کرے اسطرح سے جو کوئی بشر — مراد اُسکی لاشک ملے سر بسر

کتھا کا اب آگے ہو کچھ بیان — لکھی وہ اس تلسی نے یوں داستان

فریفتہ ہونا نارد جی کا ایک گنیان پر اور نقش قسم ہے جانا بدن نارد جی مین اُسکا پاپ سے

کہ جو جنے عورت کے پیدا پسر	تو بانجھ اسکو کہتے ہیں سب بشیتر	مناسب اسے ہے کہ وہ بے نشان	رہے برت اتوار کا بیگمان
سنے اس کتھا کو اگر ایک ماہ	تو بیشک تولد ہو نور نگاہ	سوا اسکے گر اور ہو دسترس	رہے برت اتوار بارہ ۱۲ برس
برہمن کے منھ سے کتھا کو سنے	دل و جان سے سورج کی پوجا کرے	فراغت ہو پوجا سے جسدم تمام	برہمن کو پہلے کھلاوے طعام
مٹھائی کرے آپ بھی نوشجان	تمک سے نہ شامل ہو کام و دہان	مناسب ہے دن کو کرے ست کام	نہ شبکو کرے شغل آب و طعام
یہی بات ہے بید سے انتخاب	کسی آسن پہ آسدن کرے شبکو خواب	نہ رکھے کسی کام سے کچھ خبر	رکھے دھیان سورج کا پیش نظر
دعا سے کرے پھر وہ اپنا شاد	کہ بر آوے دنیا میں اسکی مراد	پرستش کرے جبکہ وہ اسطرح	بیان کرگیا ہوں میں جسطرح
خوش اقبال ہو وہ زن خوشخصال	پسر پانچ لا شک ہوں صاحب جمال	سخندان سخن سنج ذی اقتدار	جہاں میں ہیں اس سے وہ یادگار

مہاتم دوسرا بیچ تدبیر صحت پانے عارضہ کوڑھ سے

نرنکار جی رحم فرمایئے	مراد دل خستہ دلوایئے	کروں دوسرا اب مہاتم بیان	سنیں اہل دانش بخوشی تمام
ملوث گناہوں سے جب ہو بشر	مرض کوڑھ کا ہو اسے سر بسر	مناسب ہے اسکو کہ وہ خستہ جان	سری رب کی پوجا کرے ہر زمان
کروں اسکی تدبیر جو کچھ بیان	اسی کا کرے وہ بشر امتحان	کہ اول نہا کر وہ اتوار کو	سرانجام پوجا کرے نو بنو
برہمن سے کہلائے پہلے کتھا	کہ پورا ہو مقصد گنہ گار کا	خوشی سے کرے ہوم کا التزام	کہ بر آویں اسکے مطالب تمام
چڑھاوے سری رب کو خوشبو پھول	جہاں میں مراد اسکی ہو تا حصول	ملے ہوم کی خاک پھر سر بسر	بدن پر خوشی سے وہ خستہ جگر
پلیچ اور شیرین کو دے انتظام پیتے نمکین ۱۲	کرے نوش اس فر سادہ طعام	کرے اسطرح جبکہ وہ پانچ بار	بدن اسکا ہو جاۓ مثل انار
	نشان عارضہ کا نہ تن پر رہے	بلا شک نہ دھبا بدن پر رہے	

مہاتم تیسرا بیچ تدبیر اچھا ہونے اندھے کے

گناہوں سے ہوں میں اسیر الم	سری رب مرے حال پر کر کرم	مہاتم کروں تیسرا کیا بیان	کہ ہوں شادمان سنکے اہل زمان
فرشتہ ہو یا آدمی ہو کہ بشر	نہو جسکے آنکھوں میں نور نظر	اسے ہے یہ لازم کہ وہ یہ کتھا	سنے اسطرح جیسے پہلے کہا
مگر وہ نہیں جو نپٹ سور ہو	مناسب اسے ہے جو رنجور ہو	خوشی سے رہے برت اتوار کا	کہ مقصد ہو حاصل گنہ گار کا

تو اوقات کو اپنی ضائع نکر
کوئی چیز اب نظم کر مختصر
اگر تیرے کہنے سے مین کچھ کہون
میان سخن مین مطعون ہون
جو عاقل ہین خوزہ پکڑتے نہین
نگین قلب انگوٹھی مین چھپتے نہین
کہا اسنے روشن ہے جس سے جہان
کتھا ایک وسکی ہے سورج پران
کہا مین نے ہے وہ تو نور جہان
مجھے تاب اسکی کہان ہے کہان
نہو زنگ ظاہر سے ہاتھ قلم
کرو صاف صاف اس کتھا کو رقم
کیئے شعر دو تین اسیدم رقم
تو جلوہ دکھلانے لگا خود قلم

کہا مین نے اس سے کہ بس ایے عزیز
مجھے شاعری مین نہین ہے تمیز
کہا دل نے یہ سب بجا ہے غریب
مگر بات ہے ایک یہ بھی عجیب
جواب اسکو مین نے دیا مہربان
کوئی بات تو کر زبان سے بیان
اسیکو تو بالفعل اب نظم کر
جہان مین رہے جس سے تو نامور
وہ بولا کہ مالک نرنکار ہے
مناسب نہین اسمین تکرار ہے
سنے جبکہ یہ دل سے مین نے کلام
اٹھا کر قلم اور لے ہر کا نام

عرض بخدمت ارباب سخن

اب اہل سخن سے ہے یہ مدعا
کہ دیکھین میری اسمین گر کچھ خطا
دلے جو کہ مشہور ہین عیب بین
نکالین کوئی عیب تو ڈر نہین
جو اہل خرد ہین ہنرور سخن
براہ کرم وہ بتا دین ہمین
مجھے انکی اصلاح کا غم نہین
سخن کا یہانتک ہوا اختتام
کتھا کے مہاتم کو لکھتا ہون مین
کتھا سے کرون حالکو ابتدا کلام

آغاز کتھا مہاتم پہلا بیچ بیان تدبیر لڑکا پیدا ہونے بانجھ عورت کے

بشر کو یہی لازم کہ ورد زبان
رکھے نام پروردگار جہان
کتھا جس سے بھاکھا ہوئی یہ عیان
کیا یون مہاتم کا اسنے بیان

سری گنیش آئینہ

بشر کو مناسب ہے لیل و نہار
زبان پر رکھے نام پروردگار
خداوند ہے وہ وہی ہے کریم
اسیکا لقب ہے غفور الرحیم

اسی سے تعلق ہے سب کاروبار
وہی رزق دیتا ہے لیل و نہار
زیادہ نہ کم ہوسکیگا کیا
جو کچھ اسنے قسمت مین ہے لکھ دیا

سری کشن جی اور مہادیو جی
ہوئی جنسے خلقت کی پیدا وری
اسیکے بنائے ہوئے ہین یہ روپ
وہی ہے نرنکار جوتی سروپ

دس اوتار جو ہوگئے ہین عیان
ہوئے وہ پے دافع ظالمان
دکھایا انھون نے یہ قدرت کا زور
کہ دشمن ہوئے سامنے انکے مور

مقابل ہوا انسے جو آنکر
قضا کا نشانہ ہوا بد سیر
نرنکار ہے وہ وہی ہے خدا
نہین اس سے باطن مین کوئی جدا

کیے چاند و سورج جہان مین عیان
کہ روشن ہے جنسے زمین آسمان
اسی نے شرف خلد کو ہے دیا
اسی نے ہی دوزخ کو پیدا کیا

جگہ خلد مین جسکو چاہے وہ دے
جہنم مین رکھے وہ چاہے جسے
غرض دو جہان مین وہی ہے وہی
غلط ہم نہین کہتا نہین ہوفری

بیان کس زبان سے ہو اوصاف پاک
وہ نور علےٰ نور مین مشت خاک
مناسب ہے اس سے کہ اب چپ ہون
جو کچھ حال دل ہے بیان کر چلون

سبب تالیف کتاب اسرار کرنادل کا بیچ ترجمہ پوتھی سورج پران کے

حکایت لکھون ایکدن کی عجیب
کہا دل نے مجھسے کہ سن اے حبیب
زمانے کا رہتا نہین ایک ڈھنگ
بدل لیتا ہے سو سو طرح کے یہ رنگ

بشر کے لیے بات ہے یہ ضرور
کرے وہ کہ تا نام ہو دور دور
نہین زندگی کا ہے کچھ اعتبار
فقط ہے سخن کو جہان مین قرار

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

سوز ہجران

مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مقبول جہان ہوا

INDIAN INSTITUTE

Sūraj-purān.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.